مُقَدِّمَة

سیرۃُ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿حصہ اوّل﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق وتدوین

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

۱۔ اہل ایلہ کے نام آپ کا مکتوب

۲۔ حضرت عمر کا فارس اور مدائن کے عیسائیوں کے لئے معاہدہ

۳۔ ابو موسیٰ اشعری کے نام حضرت عمر کا مکتوب

(۱) اہلِ ایلہ کے نام آپ کا مکتوب

إلى مُرُيْحَنَةَ بن رُؤْبَة وَ سَروات اهل أيلةَ: سلم أنتم، فإنى أحمد أليكم الله الذى لا إله إلا هو، فإني لم أكن لأقاتلكم حتى أكتبَ إليكم، فأسلِم أو أعطِ الجزيةَ، و أطع الله و رسوله، و رسل رسوله، و أكرمهم، و اكسهم كسوةً حسنةً غيره كسوة الغزآء، واكس زيداً كسوةً حسنةً، فمهما رضيَتْ رسلي رضيتُ، و قد عُلِمَ الْجزيةُ. فإن أردتم أن يأمنَ البرُ و البحر فاطِعِ اللهَ اله و رسوله. و يُمنَع عنكم كل حق كان للعرب و العجم إلا حق الله و حق رسوله. و إنک إن رددتهم و لم ترضِهم لا آخُذ منكم شيئاً حتى أقاتلكم فأسبي الصغير و أقتل الكبير، فإني رسول الله بالحق أومن بالله و كتبه و رسله، و بالمسيح ابن مريم أنه كلمة الله، و إني أومن به أنه رسول الله.

و ائتِ قبل أن يمسكم الشُر، فإني قد أوصيتُ رسلي بكم. و أعطِ حرملة ثلاثة أوسق شعير، و إن حرملة شفع لكم. و إني لو لا الله و ذلک، لم أراسلكم شيئاً حتى ترى الجيش. و إنكم إن أطعتم رسلي، فإن الله لكم جار و محمد و من يكون منه.

و إن رسلي شرحبيل و أُبَيٌّ و حرملةُ و حريثُ بن زيد الطائي. فإنهم مهما قاضوک عليه فقد رضيتُه، و إن لكم ذمةَ الله و ذمةَ محمد رسول الله.

والسلام عليكم ان اطعتم و جهزوا اهل مقنا الى ارضهم۔(۱)

(۱) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱: ۲۷۷

۲۔ ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ۳: ۱۱۳

ترجمہ:

''محمد رسول اللہ کی طرف سے یحنہ بن رؤبہ اور أهل أيله کے سرداروں کی طرف

''سلامت رہو، پس بے شک میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر بھی شکر بجالاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ بیشک میں ایسا نہیں ہوں کہ تمہارے ساتھ قتال کروں یہاں تک کہ میں تمہاری طرف لکھ نہ لوں، پس تم اسلام قبول کرلو یا جزیہ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے رسول ﷺ کے پیامبروں کی پیروی اور عزت کرو اور ان کو اچھا لباس پہناؤ نہ کہ لڑائی لڑنے والوں کا لباس اور زید کو اچھا لباس پہناؤ۔ پس جب تک میرے پیامبر راضی ہیں میں بھی ہوں، اور تحقیق تمہیں جزیہ معلوم ہو چکا ہے پس اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے بر و بحر سلامت رہیں تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بجا لاؤ اور تم سے ہر عرب وعجم کا حق روکا جاتا ہے مگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق اور اگر تم نے میرے پیامبروں کو واپس لٹا دیا اور ان کو راضی نہ کیا تو میں تم سے اس وقت تک کوئی چیز نہیں لوں گا جب تک میں تمہارے چھوٹوں کو قیدی نہ بنالوں اور تمہارے بڑوں کو قتل نہ کرلوں۔ بے شک میں اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہوں اللہ تعالیٰ اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں اور مسیح ابن مریم پر جو کہ کلمۃ اللہ ہیں اور میں ان پر یہ بھی ایمان رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

''پس جزیہ دو قبل اس کے کہ تمہیں شر پہنچے پس بے شک میں نے اپنے پیامبروں کو تمہارے لئے وصیت کی ہے اور حرملہ کو تین اوسق جو دو بے شک حرملہ تمہارے لئے شفاعت ہے اور بے شک میں اگر مجھے اللہ اور حرملہ کا لحاظ نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تمہاری طرف خط نہ بھیجتا یہاں تک کہ تم جیش اسلامی کو دیکھ نہ لیتے اور اگر تم نے میرے پیامبروں کی اطاعت کی تو بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اور میں محمد اور جو ہم میں سے ہے وہ تمہارا مددگار ہوگا اور بے شک میرے پیامبر شرجیل اور ابی اور حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس تمہارے لئے جو فیصلہ وہ کریں گے میں اس پر راضی ہوں اور بے شک تم پر اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کا ذمہ ہے۔ اور تم پر سلامتی ہو اگر تم اللہ اور اس کی اطاعت بجالاؤ اور اہلِ مقنا کو ان کی زمین پر سامان مہیا کرو۔''

۱۴۔ عن حذيفة بن اليمان قال: ما منعني أن أشهد بدرًا إلا أني خرجت أنا و أبي حسيل. قال: فأخذنا كفار قريش، قالوا: إنكم تريدون محمدًا، فقلنا: ما نريده، ما نريد إلا المدينة، فأخذوا منا عهد الله و ميثاقه، لننصرفن إلى المدينة ولا نقاتل معه، فأتينا رسول الله ﷺ فأخبرناه الخبر، فقال: انصرنا، نفي بعهدهم و نستعين الله عليهم۔ (۱)

''حضرت حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے کسی چیز نے غزوہ بدر میں حاضر ہونے سے نہ روکا مگر یہ کہ میں ابی حسیل کے ساتھ نکلا پس ہم نے کفار قریش کو آ لیا انہوں نے کہا کیا تم محمد کو چاہتے ہو ہم نے کہا ہم ان کو نہیں بلکہ مدینہ جانا چاہتے ہیں پس انہوں نے ہم سے اللہ کا عہد اور میثاق لیا کہ ہم ضرور بضرور مدینہ کی طرف جائیں گے لیکن ہم ان (حضور) کے ساتھ قتال نہیں کریں گے یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور خبر دی تو انہوں نے فرمایا ہماری مدد کرو ہم ان کے عہد کے ساتھ وفا کریں گے اور اللہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد کرے گا۔''

۱۵۔ قال ﷺ: إن خيار عباد الله الموفون المطيبون۔ (۲)

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے بندے منتخب کرتے ہیں پاک وصاف حق پورا کرنے والوں کو۔''

۱۶۔ قال ﷺ: من أمن رجلاً على دمه، فقتله وجبت له النار، و إن كان المقتول كافرًا۔ (۳)

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو امان دی اور پھر اسے قتل کر دے اس پر جہنم

---

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، مسند، ۵: ۳۹۵

۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۳: ۱۶۲

۳۔ حاكم، المستدرك، ۳: ۲۲۷

(۲) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۶۸

۲۔ عبد بن حميد، المسند، ۱: ۳۳۵

(۳) طبراني، المعجم الكبير، ۲۰: ۴۱

کی آگ واجب ہوگی بے شک اگر قتل ہونے والا کافر ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

۱۷۔ قال ﷺ: من أمن رجلًا علی دمه فقتله، فإنه یحمل لواء غدر یوم القیامة۔(۱)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو امان دے کر قتل کرے تو قیامت کے دن غداری اور مکر کا جھنڈا اٹھائے گا۔‘‘

۱۸۔ قال ﷺ: ما بال أقوام جاوز بهم القتل الیوم حتی قتلوا الذریة، ألا إن خیارکم أبناء المشرکین، ألا لا تقتلوا ذریة، ألا لا تقتلوا ذریة، کل نسمة تولد علی الفطرة، فما نزال علیها حتی یعرب عنها لسانها، فأبواها یهودانها أو ینصرانها۔(۲)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان اقوام کو کیا ہوگیا جن میں قتل حد سے تجاوز کر گیا یہاں تک کہ انہوں نے اولاد کو قتل کر ڈالا خبردار! تم میں سے بہتر مشرکین کے بچے ہیں خبردار! اولاد کو قتل نہ کرو، خبردار! اولاد کو قتل نہ کرو ہر جان فطرت پیدا ہوتی ہے اور وہ اسی فطرت پر رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس کے بارے میں بیان نہ کرے پس اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔‘‘

۱۹۔ عن أبي عیاض قال: قال عمر: لا تشتروا رقیق أهل الذمة فإنهم أهل خراج، و أرضهم فلا تبتاعوها، ولا یقرن أحدکم بالصغار بعد إذ أنجاه الله منه۔(۳)

’’حضرت ابو عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: ذمیوں سے آتا نہ خریدو کیونکہ وہ اہل خراج میں سے ہیں اور نہ ہی ان کی زمین کی خرید و فروخت کرو اور تم میں سے کوئی بھی کسی کو حقیر نہ جانے جب کہ اللہ نے اس کو اس سے نجات دی ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الدیات، باب من امن رجلا ۲: ۸۹۶، رقم: ۲۶۸۸

۲۔ نسائي، السنن، ۵: ۲۲۵ رقم: ۸۷۳۹

(۲) دارمي، السنن، ۲: ۲۹۴

(۳) بیهقي، السنن الکبری، ۹: ۱۴۰

۲۰۔ عن زياد بن حدير أن أباه كان يأخذ من نصراني العشر في كل سنة مرتين، فأتى عمر بن الخطاب، فقال: يا أمير المؤمنين إن عاملک يأخذ مني العشر في كل سنة مرتين، فقال عمر: ليس ذلک له، إنما له في كل سنة مرة، ثم أتاه فقال: أنا الشيخ النصراني، فقال عمر: و أنا الشيخ الحنيف، قد كتبت لک في حاجتک۔ (۱)

''زیاد بن حدیر سے مروی ہے کہ اس کا باپ نصرانی سے عشر وصول کرتا تھا ہر سال دو مرتبہ جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے کہا اے امیر المومنین بے شک آپ کا عامل مجھ سے عشر وصول کرتا ہے سال میں دو مرتبہ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے لئے جائز نہیں بے شک اس کے لئے ہے کہ وہ سال میں ایک دفعہ دے پھر وہ آیا گیا تو اس نے کہا میں بوڑھا نصرانی ہوں آپ نے فرمایا میں شیخ حنیف (سیدھا راستہ والا) ہوں بے شک آپ اور ان پر اللہ سے مدد چاہتے ہیں حاجت لکھوائی گئی ہے۔''

۲۱۔ قال ﷺ: ليس على العبد الآبق إذا سرق قطع، ولا على الذمي۔ (۲)

''باغی غلام جب چوری کرے تو اس کے ہاتھ نہ کاٹیں جائیں اور نہ ہی ذمیوں کے۔''

۲۲۔قال ﷺ: من قذف ذميًا حد له يوم القيامة بسياط من نار۔ (۳)

''حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذمی پر حد قذف لگائی قیامت کے دن اس کے لئے آگ کا بستر بچھایا جائے گا۔''

۲۳۔عن ابن عباس: أن النبي ﷺ كتب إلى حبر تيماء يسلم عليه۔ (۴)

---

(۱) بيهقي، السنن الكبرى، ۹: ۲۱۱

(۲) ۱۔ حاكم، المستدرك، ۴: ۴۲۴

۲۔ دار قطني، السنن، ۳: ۸۶،

۳۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۵: ۴۷۹

(۳) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۲۲: ۵۷، رقم: ۱۳۵

۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۶: ۲۸۰

(۴) ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۴۹۷

''حضور نبی اکرم ﷺ نے تیماء کے یہودی عالم کی طرف لکھا کہ وہ اسلام قبول کرے۔''

۲۴۔ عن أبي موسی قال: کانت الیهود یتعاطسون عند النبي ﷺ رجاء أن یقول: یرحمکم الله، وکان یقول: یهدیکم الله و یصلح بالکم۔ (۱)

''حضرت ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لئے فرمائیں: یرحمکم الله (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے)۔ لیکن آپ فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔''

۲۵۔قال ﷺ: إذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خیرًا، فإن لهم ذمة ورحمًا۔ (۲)

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مصر فتح ہو جائے تو قبط کے بارے میں اچھی وصیت کرو کیونکہ ان کے لئے ذمہ بھی ہے اور رحم بھی۔''

۲۶۔ عن جابر: أن عمر قال: یا رسول الله! ائذن لي فأقتل ابن صیاد، قال: إن ین هو فلست صاحبه إنما صاحبه عیسی ابن مریم، و إن لم یکن هو فلیس لک أن تقتل رجلاً من أهل العهد۔ (۳)

''حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اجازت

---

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، کتاب الأدب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء کیف تشمیت العاطس، ۵: ۸۲، رقم: ۲۷۳۹
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۰۰
۳۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۲۹۸، رقم: ۷۶۹۲

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۶۰۳
۲۔ طبراني، المعجم الکبیر، ۱۹: ۶۱
۳۔ أبو نعیم، دلائل النبوة، ۱: ۲۲۶

(۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۶۰۳
۲۔ طبراني، المعجم الکبیر، ۱۹: ۶۱
۳۔ أبونعیم، دلائل النبوة، ۱: ۲۲۶

دیں میں ابن صیاد کو قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ تمہارا صاحب نہیں ہے بلکہ وہ عیسیٰ ابن مریم کا صاحب ہے اگر وہ ایسا نہ ہو تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تو اہل عہد میں سے کسی کو قتل کرے۔‘‘

۲۷۔ قال ﷺ: دية الذمي دية المسلم۔ (۱)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ذمی کی دیت مسلمان کی دیت ہے۔‘‘

۲۸۔ عن إبراهيم: أن رجلاً مسلماً قتل رجلاً من أهل الكتاب من أهل الحيرة فأقاد منه عمر۔ (۲)

’’ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مسلمان آدمی نے اہل حیرہ میں سے اہل کتاب کا کوئی آدمی قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے قصاص لیا۔‘‘

۲۹۔ عن أبي حنيفة عن الحكم بن عتيبة أن عليًا قال: دية اليهودي و النصراني و كلّ ذميّ مثل دية المسلم قال أبو حنيفة: و هو قولي۔ (۳)

’’یہودی نصرانی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے حضرت ابوحنیفہ نے فرمایا: یہ میرا قول ہے۔‘‘

۳۰۔ عن ابن جريج قال: أخبرني عمرو بن شعيب أن رسول الله ﷺ فرض على كل مسلم قتل رجلاً من أهل الكتاب أربعة آلاف درهم، و أنه ينفى من أرضه إلى غيرها۔ (۴)

’’ابن جریج سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ حضور

(۱) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۲۸

۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۱: ۲۳۱

(۲) عبدالرزاق، المصنف، ۱۰: ۱۰۱

(۳) ۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۲۸

۲۔ دارقطني، السنن، ۳: ۱۴۹،

۳۔ طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، ۵: ۲۱۳

(۴) عبدالرزاق، المصنف، ۱۰: ۹۲

نبی اکرم ﷺ نے ہر مسلمان پر جس نے اہل کتاب میں سے کوئی آدمی قتل کیا ہو چار ہزار درہم فرض قرار دیئے اور یہ کہ اس کو اپنی زمین سے کسی دوسری زمین کی طرف جلاوطن کر دیا جائے۔‘‘

۳۱۔ **عن معمر عن الزهري قال: دية اليهودي والنصراني والمجوسي و كل ذمي دية المسلم، قال: و كذلک كانت على عهد رسول الله ﷺ و أبي بكر و عمر و عثمان، حتى كان معاوية فجعل في بيت المال نصفها، و أعطى أهل المقتول نصفها۔**(۱)

’’زہری روایت کرتے ہیں۔ یہودی، نصرانی، مجوسی ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان کے زمانے میں تھا۔ یہاں تک کہ حضرت معاویہ نے بیت المال میں اس کا نصف مقرر کیا اور مقتول کے اہل کو اس کا نصف دیا۔‘‘

۳۲۔ **قال ﷺ: لا تدخلوا بيوت أهل الذمة إلا باذن۔**(۲)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر اجازت کے اہل الذمہ کے گھر میں مت داخل ہو۔‘‘

۳۳۔ **قال ﷺ: إذا مرت عليكم جنازة مسلم أو يهودي أو نصراني فقوموا لها، فإنا ليس لها نقوم، إنما نقوم لمن معها من الملائكة۔**(۳)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس سے کسی مسلمان، یہودی یا نصرانی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ ہم اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے ہم تو اس کے ساتھ جو فرشتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔‘‘

۳۴۔ **قال ﷺ: إن الرجل إذا أدب الأمة فأحسن أدبها ثم أعتقها فتزوجها، كان له أجران اثنان، و إن الرجل من أهل الكتاب إذا آمن بكتابه ثم آمن بكتابنا**

---

(۱) عبدالرزاق، المصنف، ۱۰: ۹۶

(۲) طبرانی، المعجم الكبير، ۶: ۱۲۰، رقم: ۵۸۵۰

(۳) أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۴۱۳

فله أجران اثنان، و أن العبد إذا أدى حق الله و حق سيده كان له أجران اثنان۔[1]

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے اس کے لئے دو ثواب ہیں جو آدمی اہل کتاب میں سے ہے جب وہ اپنی کتاب پر ایمان لائے پھر ہماری کتاب پر ایمان لے آیا اس کے لئے دو ثواب ہیں اور جو غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لئے بھی دو ثواب ہیں۔''

۲۔ دستورِ مدینہ اور اَقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

(Minorities' Rights in Constitution of Madina)

(۱) غیر مسلموں کے لیے زندگی کے تحفظ کا حق

(Right of Life for Minorities)

و أنه من تبعنا من يهود، فإن له النصر و الأسوة غير مظلومين، ولا متناصر عليهم۔[2]

''اور یہودیوں میں سے جو ہماری (ریاستِ مدینہ کی) اتباع کرے گا اسے مدد اور مساوات حاصل ہوگی، جب تک وہ اہلِ ایمان پر ظلم کا مرتکب نہ ہو یا ان کے خلاف (کسی مخالف کی) مدد نہ کرے۔''

(۲) آئینی اور قانونی مساوات کی ضمانت

(Guarantee of constitutional & legal equality)

و أن يهود الأوس مواليهم و أنفسهم على مثل ما لأهل هذه الصحيفة مع البر المحض من أهل هذه الصحيفة۔[3]

---

(۱) حمیدی، المسند، ۲: ۳۳۹

(۲) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۲۰

(۳) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۵۸

''اور (قبیلہ) اَوس کے یہودیوں کو ...... موالی ہوں یا اَصل ...... وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اِس دستور والوں کو حاصل ہیں، اور وہ بھی اس دستور والوں کے ساتھ خالص وفا شعاری کا برتاؤ کریں گے۔''

(۳) اَقلیتوں کے حقوق کی حفاظت

(Protection of the Rights of Minorities)

و أن يهود بني عوف أمة مع المؤمنين، لليهود دينهم، و للمسلمين دينهم، مواليهم و أنفسهم إلا من ظلم و أثم، فإنه لا يوتغ إلا نفسه و أهل بيته۔(۱)

''اور بنو عوف کے یہودی، مومنین کے ساتھ ایک سیاسی وحدت تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودیوں کے لیے اُن کا دین ہے اور مسلمانوں کے لیے اپنا دین ہے خواہ اُن کے موالی ہوں یا وہ بذاتِ خود ہوں؛ ہاں جو ظلم یا عہد شکنی کا اِرتکاب کرے تو اُس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔''

و أن ليهود بني النجار مثل ما ليهود بني عوف۔(۲)

''اور بنو نجار کے یہودیوں کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔''

و أن ليهود بني الحارث مثل ما ليهود بني عوف۔(۳)

''اور بنو حارث کے یہودیوں کو بھی بنی عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔''

و أن ليهود بني ساعدة مثل ما ليهود بني عوف۔(۴)

''اور بنو ساعدہ کے یہودیوں کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔''

---

(۱) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۰
(۲) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۱
(۳) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۲
(۴) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۳

و أن ليهود بني جشم مثل ما ليهود بني عوف۔ (۱)

''اور بنو جشم کے یہودیوں کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔''

و أن ليهود بني الأوس مثل ما ليهود بني عوف۔ (۲)

''اور بنو اَوس کے یہودیوں کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔''

و أن ليهود بني ثعلبة مثل ما ليهود بني عوف، إلا من ظلم و أثم فإنه لا يوتغ إلا نفسه و أهل بيته۔ (۳)

''اور بنو ثعلبہ کے یہودیوں کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔ ہاں جو ظلم یا عہد شکنی کا ارتکاب کرے تو خود اس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں نہیں پڑے گا۔''

و أن جفنة بطن من ثعلبة كأنفسهم۔ (۴)

''اور (قبیلہ) جفنہ کو بھی ...... جو (قبیلہ) ثعلبہ کی ایک شاخ ہے ...... وہی حقوق حاصل ہوں گے جو (قبیلہ) ثعلبہ کو حاصل ہیں۔''

و أن لبني الشطيبة مثل ما ليهود بني عوف، و أن البر دون الإثم۔ (۵)

''اور بنو شطیبہ کو بھی بنو عوف کے یہودیوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے، اور (اِس دستور سے) وفا شعاری ہو نہ کہ عہد شکنی۔''

و أن موالي ثعلبة كأنفسهم۔ (۶)

''اور ثعلبہ کے موالی کو بھی وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اَصل کو۔''

---

(۱) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۴
(۲) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۵
(۳) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۶
(۴) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۷
(۵) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۸
(۶) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۹

و أن بطانة يهود كأنفسهم۔ (۱)

''اور یہودیوں کی ذیلی شاخوں کو بھی اَصل کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔''

(۴) مذہبی آزادی کی ضمانت (Freedom of Religion & Culture)

و أن يهود بني عوف أمة مع المؤمنين، لليهود دينهم، و للمسلمين دينهم، مواليهم و أنفسهم إلا من ظلم و أثم، فإنه لا يوتغ إلا نفسه و أهل بيته۔ (۲)

''اور بنو عوف کے یہودی، مومنین کے ساتھ ایک سیاسی وحدت تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودیوں کے لیے اُن کا دین ہے اور مسلمانوں کے لیے اپنا دین ہے خواہ اُن کے موالی ہوں یا وہ بذاتِ خود ہوں؛ ہاں جو ظلم یا عہد شکنی کا اِرتکاب کرے تو اُس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔''

(۵) اَقلیتوں کا دِفاعی کردار (Role of Minorities in State Defence)

و أن اليهود ينفقون مع المؤمنين ما داموا محاربين۔ (۳)

''اور یہودی اس وقت تک مؤمنین کے ساتھ (جنگی) اَخراجات برداشت کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ مل کر جنگ کرتے رہیں۔''

۳۔ اَقلیتوں کے حقوق آئینی دستاویزات کی روشنی میں

(Minorities' rights in constitutional documents of Seerah)

اقلیتوں کے حقوق اور تحفظ کے لئے قرآن وسنت میں وارد ہدایت اور دستور مدینہ میں طے کردہ اصولوں پر عمل مدینہ میں آپ کے دس سالہ دورِ اقتدار اور خلفائے راشدین کے زمانے میں کاملاً (in letter and spirit) جاری رہا، جس کے مظہر چند آئینی و قانونی نظائر یہاں پیش کیے جاتے ہیں:

---

(۱) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۴۰

(۲) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۰

(۳) میثاق مدینہ، آرٹیکل: ۳۸